

کسی کی چیز کی قیمت ادا کر کے اس سے زائد رقم وصول کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک ادارہ اپنے ملازمین کو یہ سہولت دیتا ہے کہ آپ میں سے کسی نے اگر ضروریات وغیرہ کی کوئی جائز چیز خریدنی ہے جیسے لیپ ٹاپ، موبائل، بائیک وغیرہ منقولی اشیاء تو وہ دوکان سے اپنے لیے خرید لے، اس کی پیمنٹ ادارہ اس دوکاندار کو کر دے گا پھر ملازم اس رقم سے اتنی مخصوص زائد رقم قسطوں میں ادا کر دے۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس طور پر یہ خریداری کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب

سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے کہ ملازم اپنے لیے خود چیز خریدے اور ادارہ اس کی پیمنٹ کرے اور پھر وہ قیمت زائد رقم کے ساتھ قسطوں میں ملازم سے وصول کرے یہ طریقہ شرعاً درست نہیں، بلکہ ناجائز و حرام ہے کہ سود ہے، کیونکہ ایسی صورت میں ادارے نے جتنی رقم ادا کی ہوتی ہے، وہ ملازم پر قرض ہو جاتی ہے، اب ادارے کا اس سے زائد رقم لینے کی شرط لگانا، یہ قرض پر نفع کی شرط لگانا ہے اور قرض پر مشروط نفع سود ہے اور سود حرام ہے۔

جواز کی صورت :

جواز کی صورت یہ ہے کہ ادارہ وہ چیز اپنے لیے خود یا اپنے وکیل کے ذریعے خریدے اور خود اپنے یا اپنے وکیل کے قبضے کے بعد ملازم کو جتنی چاہے زائد قیمت پر باہمی رضامندی کے ساتھ بیچ دے کہ اب جو زائد رقم مقرر کی جائے گی، یہ چیز کی قیمت ہوگی، قرض پر مشروط نفع نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

نوٹ :

ہاں یہ یاد رہے کہ قسطوں کی ادائیگی میں کوئی ناجائز شرط مثلاً قسط لیٹ ہونے پر جرمانہ وغیرہ نہیں ہونی چاہیے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے : ﴿وَاحْلَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ ترجمہ : اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔ (سورۃ البقرۃ، پ 03، آیت 275)

حدیث پاک میں ہے "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل قرض جرم متفعة فهو ربا" ترجمہ : رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ سود ہے۔ (مسند الحارث، ج 01، ص 500، الدرۃ المنورۃ)

ردالمحتار میں ہے "من قضی دین غیرہ بأمرہ لہ أن یرجع علیہ بلا شرط الرجوع فی الصحیح فیکون تملیکاً من المدیون علی سبیل القرض" ترجمہ: جس نے دوسرے کا قرض اس کے حکم سے ادا کیا تو وہ رجوع کی شرط لگانے بغیر اس سے اتنی رقم لے سکتا ہے صحیح قول کے مطابق، پس یہ قرض ادا کرنا مقروض کو بطور قرض مالک کرنا ہوگا۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الزکاة، ج 03، ص 342، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے "فی جواهر الفتاوی إذا کان مشروطاً صار قرضاً فیہ منفعة وهو رباً" ترجمہ: جواهر الفتاوی میں ہے: جب نفع مشروط ہو تو وہ ایسا قرض ہے جس میں نفع ہو اور وہ سود ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، فصل فی القرض، ج 07، ص 413، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار اور فتاوی ہندیہ میں صحت بیع کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرمایا: "ومنہا القبض فی بیع المشتري المنقول وفي الدين" ترجمہ: اور بیع صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ: منقولی خریدی ہوئی چیز کی بیع کرنے کی صورت میں اور دین کی بیع کرنے کی صورت میں اس پر اولاً قبضہ کیا جائے۔ (فتاوی ہندیہ، ج 03، ص 03، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-10906

تاریخ اجراء: 07 ربیع الاول 1443ھ / 14 اکتوبر 2021ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net